سوال

پچھلے ہفتہ میرے اور بیوی اوراس کی بیس سالہ بیٹی جوکہ اپنی چھوٹی سی بچی کے ساتھ ابھی تک ہمارے ساتھ گھر میں ہی رہائش پذیر ہے کے مابین کسی مسئلہ پر گفتگو ہوئی جس میں میں نے اپنی بیوی کوایسی بات کہہ دی جس سے وہ غصہ میں آگئی اور میرے ساتھ بڑی گندی زبان استعمال کرنے لگی اور بے وقوف بن کراجڈپن اختیار کرلیا،
اورمیرے ساتھ بہت ہی سخت رویہ اختیار کرلیا جس کی بنا پر میں نے اس کا چہرہ پکڑا اور تھوڑا سا دباتے ہوئے مسکرانے بھی لگا۔ لیکن مجھے پتہ ہی نہ چلا کہ اچانک اس نے مجھے مارنا شروع کردیا اوراپنی ٹانگیں بھی مجھ پر چلائیں، میں نے اس اپنے قابو میں کرلیا تاکہ وہ میرے چہرے پر نہ مارسکے، تواس وقت اس کی بیٹی نے بھی دخل اندازی کرتے ہوئے میرے سر پر مارنا شرورع کردیا لیکن میں نے اپنے آپ پر قابو پایا اور غصہ میں نہیں آیا۔ اس سارے واقعہ کے بعداس کی بیٹی نے پولیس میں رپٹ درج کرادی اورپولیس نے سب کو بلاکر تفتیش کی اور معاہدہ کی دستاویز تحریر کی۔ بیوی نے اپنی بیٹی کے اس سارے سلوک پر کوئی افسوس کا اظہار نہیں کیا بلکہ اس نے ایسا تصرف کیا ہے کہ اس کی بیٹی کے لیے ایسا اسلوب اختیار کرنا جائز تھا، اب میں توفی الحال اس گھر میں ان کے ساتھ نہیں رہتا، اور حقیقت بھی یہی ہے کہ میں ان کے پاس واپس بھی نہیں جانا چاہتا، لیکن فی الواقع میں اپنی بیوی کے بارہ میں بہت اہتمام کرتا ہوں اورپوری کوشش کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ وہ اسلوب اختیار کروں جو قرآن مجید اور سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے، لیکن وہ قرآن اورسنت کی طرف اس وقت ہی مائل ہوتی اور عمل کرتی ہے جب بالکل غصہ سے خالی ہو۔ اب اس موقف نے میرے عزم میں بہت ہی کمزوری پیدا کردی ہے، میں جس چیز کی کوشش کررہا ہوں وہ یہ میں حقیقی اسلامی تعلیمات کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا ہوں، آپ سے گزارش ہے کہ اس موضوع میں میرا تعاون فرمائیں، والسلام علیکم۔

جواب

ہر قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور دورود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

یہ جاننا ضروری ہے کہ خاوند اور بیوی کے مابین جس وجہ سے مشکلات اور پریشانیاں پیدا ہوتی ہیں حتی کہ وہ اس کی وجہ سے بہت ہی بری حالت تک پہنچ جاتے ہیں وہ ایک دوسرے کے حقوق کی پہچان نہ کرنا ہے کہ خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے حقوق کی پہچان نہیں کرتے اور پھر اس کی وجہ سے ان کی ادائیگی بھی نہیں ہوتی۔

اسلام نے ان حقوق کو خاوند اور بیوی دونوں پر لازم کیا ہے اوراس کی باربار تاکید کی ہے اورایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی پر ابھارا بھی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ، ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت اور درجہ حاصل ہے البقرۃ (228)۔

تو یہ اس بات کی نص ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں کے ایک دوسرے پر حق واجب ہیں جو کہ ان دونوں کو ادا کرنے ضروری ہیں، تو اس طرح دونوں کے مابین ہر ناحیہ سے توازن قائم رکھا گیا ہے تاکہ ان کی ازدواجی زندگی میں استقرار پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوسکے، اوراس کی معاملات وامور میں استقامت پیدا ہو۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اس آیت کے بارہ میں کہتے ہیں:

یعنی ان عورتوں کے خاوند پر یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت اوراچھے طریقے سے صحبت رکھیں اوراسی طرح ان بیویوں پر بھی ہے کہ وہ بھی ایسا ہی کریں اوراپنے خاوندوں کی اس میں اطاعت کریں جو اللہ تعالی نے ان پر واجب کیا ہے۔

اور ابن زید رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

تم ان عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالی کا ڈر اور خوف اختیار کرو اور اسی طرح ان عورتوں پر بھی ہے کہ وہ بھی تمہارے بارہ میں اللہ تعالی کا ڈر اور خوف اختیار کریں ۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہ آیت مکمل اور سارے حقوق زوجیت کو عام ہے ، ان حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ :

غلطیوں اور بے ہودہ باتوں سے کنارہ کشی اختیار کی جائے اور درگزر کیا جائے ، اور خاص کر جن اقوال اور اعمال میں برائی کا قصد نہ ہو ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(سارے کے سارے بنو آدم خطا کار ہیں اور سب سے بہتر خطا کار وہ ہے جو توبہ کر لے) سنن ترمذی حدیث نمبر (2510) صحیح الجامع (171/4) ۔

تو اس لیے خاوند اور بیوی دونوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے ساتھی کو برداشت کرے اور تحمل کا مظاہرہ کرے اس لیے کہ ہر انسان غلطی کر سکتا ہے ، تو پھر لوگوں میں سب سے زیادہ احتمال کا حقدار تو وہ ہے جس سے زیادہ میل جول اور معاشرت ہو ، تو اس لیے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دوسرے سے اسی طرح کا مقابلہ نہ کرے جس طرح کہ ایک کرتا ہے ۔

یعنی اگر خاوند اور بیوی دونوں میں سے ایک دیکھتا ہے کہ دوسرا غصہ میں ہے تو ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے غصہ پر قابو پائے اور غصہ پی جائے اور اسی وقت اس جیسا ہی جواب نہ دے ، بلکہ اسے صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے ۔

اسی لیے ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی بیوی کو کہا تھا :

اگر تم مجھے غصہ میں دیکھو تو مجھے راضی کرو ، اور جب میں تجھے غصہ میں دیکھوں تو میں تجھے راضی کرونگا ، وگرنہ ہم ایک دوسرے کے ساتھی نہیں بنتے ۔

امام اہل سنت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی عنہ نے عباسۃ بنت الفضل جو کہ ان کے بیٹے صالح کی والدہ ہیں سے شادی کی تو اس کے حق میں یہ بات کہا کرتے تھے :

ام صالح نے میرے ساتھ بیس برس گزارے ، اور اس مدت میں ہمارے مابین کبھی بھی ایک کلمہ کا اختلاف نہیں ہوا ۔

خاوند اور بیوی کے مابین سب سے عظیم اور بڑا حق تو یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کو اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کی نصیحت کرتے رہیں ، حدیث شریف میں ہے کہ کچھ صحابہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور سوال کرنے لگے :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہمیں یہ پتہ چلے کہ سب سے بہتر اور اچھا مال کونسا ہے تو ہم اسے حاصل کریں ؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا :

(سب سے افضل مال ذکر کرنے والی زبان ، اور شکر کرنے والا دل ، اور مومنہ بیوی جو ایمان پر اس کا تعاون کرے) مسند احمد (278/5) سنن ترمذی حدیث نمبر (3039) صحیح الجامع حدیث نمبر (5231) ۔

پھر یہ بھی مرد کے لائق نہیں کہ جب وہ اپنی بیوی سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس پر غصہ اور ناراض ہو ، اس لیے کہ اگر وہ اس سے کوئی ناپسند چیز دیکھتا ہے تو کسی دوسری چیز پر وہ اس سے راضی بھی ہو گا تو اس طرح وہ اس کے مقابلہ میں ہو گی ، اور اس کا ذکر تو حدیث میں بھی ملتا ہے :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مومن مرد مومنہ عورت سے ناراض نہیں ہوتا اور اس سے بغض نہیں رکھتا ، اگر ایک چیز اس نے اس میں بری دیکھی ہے تو کسی اور چیز سے وہ خوش ہوجائے گا) صحیح مسلم حدیث نمبر (36) ۔

سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(بلاشبہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور اگر آپ پسلی کو سیدھا کرنے کی کوشش کرینگے تو اسے توڑ بیٹھیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔) مسند احمد (8/5) صحیح ابن حبان حدیث نمبر (1308) صحیح الجامع (163/2) ۔

ازدواجی زندگی کو صاف شفاف اور اچھی گزارنے میں سب سے زیادہ مددگار اور عظیم چیز حسن خلق ہے ، اور اسی لیے اسلام نے حسن خلق کی شان اور قدر بلند کی ہے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم حسن اخلاق اور معاملات میں حد کمال کی انتہاء کو پہنچے ہوئے تھے اور ان میں یہ بدرجہ اتم موجود تھا ۔

ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میزان میں حسن خلق سے بھاري کوئی چیز نہیں ہوگی ، اور حسن اخلاق کا مالک شخص صوم وصلاۃ والے شخص کے درجہ کو پہنچے گا) سنن ترمذي حدیث نمبر (2003) سنن ابوداود حدیث نمبر (4799) ۔

اور ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(مومنوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو ، اور تم میں سب سے زیادہ بہتر اور اچھا وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لیے اچھا ہو) سنن ترمذی (1/ 217) مسند احمد (250/2) دیکھیں السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر (284) ۔

اور حسن معاشرت میں یہ بھی شامل ہے کہ : اللہ تعالی کے حقوق کے علاوہ کسی اور چیز میں غصہ کو پیا جائے اور ہر چھوٹے بڑے معاملے کے پیچھے نہ پڑا جائے ہر چھوٹی بڑی چیز میں ڈانٹ ڈپٹ نہ کی جائے ، اللہ تعالی نے بھی ہماری راہنمائی کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

اوران کے ساتھ حسن معاشرت اور اچھے طریقے سے بود وباش اختیار کرو ، اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالی اس میں خیر کثیر فرمادے ۔

تو اگر عورت اپنے خاوند کی نافرمانی کرے اور اس کی اطاعت نہ کرتی ہو تو خاوند کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسے شرعی ادب سکھائے ، اللہ تعالی نے اسی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی ہے ، اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں ، پس نیک وصالح اور فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں اللہ تعالی کی حفاظت کے ساتھ نگہداشت کرنے والیاں ہیں ، اور تمہیں جن عورتوں کی نافرمانی اور بددماغی کا ڈر ہو انہیں نصیحت کرو ، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو ، اور انہیں مار کی سزا دو ، پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرلیں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو ، بے شک اللہ تعالی بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے النساء (34) ۔

تو اس آیت سے پتہ چلا کہ خاوند کو اپنی کے بیوی کے بارہ میں یہ حق حاصل ہے کہ جب وہ نافرمانی کرے تو وہ اسے شرعی ادب سکھائے جس میں اسے اسلوب اور طریقہ کار کا خیال رکھنا ہوگا اور بتدریج مار کی سزا تک جائے گا جس میں کچھ شروط بھی پائی جاتی ہیں ۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اس جگہ کے علاوہ کسی بھی چیز کے بارہ میں مار کی سزا کا صراحتا حکم نہیں دیا اور یہاں بھی کچھ حدود وقیود کے ساتھ ذکر کیا ہے ۔

اور خاوندوں کی نافرمانی کرنے کو کبیرہ گناہ کے برابر قرار دیا ہے ۔ ۔ ۔

اور آیت میں نشوز کا معنی نافرمانی ہے ، یعنی جن عورتوں کی نافرمانی اور سرکشی کا تمہیں ڈر ہے کہ وہ اللہ تعالی کی جانب سے خاوند کی واجب کردہ اطاعت نہیں کریں گی تو اللہ تعالی نے انہیں ادب سکھانے کےلیے کچھ درجات مقرر کیے ہیں :

سب سے پہلے تو انہیں علیحدگی اور مار کی بجائے وعظ ونصیحت کی جائے گی ، اور عورت کو یہ بتایا جائے گا کہ اللہ تعالی نے اس پر حسن صحبت اور حسن معاشرت واجب کی ہے کہ وہ خاوند کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے ، اس میں بھی رویہ اور لہجہ نرم رکھا جائے گا لیکن اگر یہ فائدہ نہ دے تو پھر اس کے بعد والے قدم کی طرف جایا جائے گا ۔

دوسرا قدم :

اس کے بعد دوسرا قدم یہ ہے کہ اسے بستر سے علیحدہ کردیا جائے اور اس کے ساتھ نہ سویا جائے ، یا پھر اس کی طرف سے منہ دوسری طرف کرکے سویا جائے ، لیکن چار مہینہ سے زیادہ علیحدہ رہنا صحیح نہیں ، کیونکہ یہی وہ مدت ہے جو ایلاء کےلیے رکھی گئی ہے ، اور اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ علیحدگی سے مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اسے ادب سکھانا اور اس کی اصلاح کرنی ہے نہ کہ اس سے انتقام لینا ہے ۔

تیسرا قدم :

سب سے آخری قدم یہ ہے کہ اسے مار کی سزا دی جائے لیکن یہ مار شدید قسم کی اور زخمی کرنے والی نہیں ہونی چاہیے اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور انہیں مار کی سزا دو

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

اسے بستر سے الگ کردو اگر تو وہ بات مانتی ہوئی اطاعت کرلے تو ٹھیک وگرنہ اللہ تعالی نے آپ کو مار کی سزا دینے کی اجازت دی ہے جو کہ شدید نہ ہو اور زخمی نہ کرے ، اور خاوند کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ مار صرف ادب سکھانے اور اسے ڈانٹنے کےلیے ہے اس کے علاوہ کوئی اور مقصد نہیں ، تو اس میں اسے تخفیف اور ہلکی مار کا خیال کرنا چاہیے یعنی ہلکی چپت وغیرہ ۔

عطاء رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ ضرب غیر مبرح کیا ہے ؟ یعنی کونسی مار ہے جو سخت نہیں ؟

تو ان کا جواب تھا : مسواک وغیرہ سے مارنا ۔

اور حدیث میں بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو عورتوں کے بارہ میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا ہے :

(عورتوں کے متعلق اللہ تعالی کا ڈر اور خوف اختیار کرو بلاشبہ تم نے انہیں اللہ تعالی کی امانت کے ساتھ حاصل کیا ہے اور اوران کی شرمگاہوں کو اللہ تعالی کے کلمہ سے حلال کیا ہے ، تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ جسے تم ناپسند سمجھتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو ، اور اگر وہ ایسا کریں تو انہیں مار کی سزا دو لیکن شدید اور سخت نہ مارو) حدیث صحیح ہے ۔

خاوند پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ نازک جگھوں پر مارنے سے پرہیز کرے مثلا سر، اور پیٹ وغیرہ، اور اسی طرح چہرے پر بھی نہ مارے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے سے عمومی طور پر منع فرمایا ہے۔

اور معاویہ بن حیدۃ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر کسی ایک کی بیوی کا حق ہم پر کیا ہے ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جب تم خود کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، اور جب خود لباس پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اور اس کے چہرے کو بدصورت نہ کہو اور چہرے پر نہ مارو۔

سنن ابوداود (244/2) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1850) مسند احمد (446/4) ۔

اور جب وہ نافرمانی ختم کردے اور اس سے باز آجائے تو خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ اسے سزا دینے میں بہانے تلاش کرتا رہے اور زیادتی کرے یا پھر اسے باتوں اور کسی فعل کی سزا دے جیسا کہ اللہ تعالی نے بھی فرمایا ہے :

اگر تو وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو پھر ان پر کوئی راستہ نہ تلاش کرتے پھرو۔

اور آپ کی مشکل کے بارہ میں اگرچہ اس کی تفصیل کا ہمیں علم نہیں کہ آپ نے اپنی بیوی کو کیوں مارا ہے، اور اس کی وجہ سے آپ کی بیوی اور اس کی بیٹی نے آپ پر زیادتی کی ہم یہ گزارش کریں گے کہ :

ہم نے تو اس سے یہ سمجھا ہے کہ آپ نے ہی مشکل پیدا کرنے کی ابتدا کی اور مارنے کی ابتدا بھی کی اور پھر اسے ہنس کر غصہ دلایا، اور پھر اس کے بعد اس اور اس کی بیٹی کی جانب سے غلطیاں ہونا شروع ہوئیں۔

ہم آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنی بیوی کو واپس لائیں اور دونوں اکٹھے ایک ہی گھر میں رہیں، اور آپ اپنی بیوی کو نصیحت کریں اور اس کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کریں، اور پھر اس کے سامنے اس کی نافرمانی کا ذکر کریں کہ یہ بھی ایک بڑی غلطی اور کوتاہی ہے اور آپ کی اطاعت نہ کرنا جرم ہے، اور پھر اس کا مارنا بھی صحیح نہ تھا اور اسی طرح اس کی بیٹی نے بھی غلط کام کیا ہے۔

اور اس بچی کو بھی سمجھانا ضروری ہے کہ تو اپنی والدہ کے خاوند کے پاس مہمان ہے، جس نے تجھے اپنے گھر میں جگہ دی اور تیرے ساتھ احسان کیا ہے اس کا احترام کرنا ضروری ہے، اور اگر اس بچی کا آپ کے ساتھ رہنا آپ کے لیے مشکلات پیدا کرتا ہے اور تعلقات خراب ہوتے ہیں تو پھر آپ اپنی بیوی اور اس بچی کو کسی مستقل رہائش میں رہنے پر راضی کریں اور سمجھوتہ کرلیں۔

اور اللہ تعالی سے مدد حاصل کریں اور صبر و تحمل کا مظاہر کریں اور اپنی بیوی کے ساتھ حسن خلق کا مظاہرہ کریں، ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ دونوں کے دلوں میں محبت والفت ڈال دے، اور آپ کے حالات درست فرمائے۔ اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں برسائے۔

واللہ اعلم.

الشیخ محمد صالح المنجد